پہلے کے اس دور سے قطعاً مختلف ہے جو کم و بیش ڈیڑھ سو سال
پر محیط ہے اور جو ٹھہراؤ یکسانیت اور شکست کا دور ہے — یہ
طویل دور اگرچہ بڑے بڑے حادثات کا زمانہ ہے اور اس میں انگریزوں
کی لوٹ مار — مرہٹوں کی یلغار اور پٹھانوں کے حملے ملک کو تاخت و
تاراج بھی کرتے ہیں لیکن بحیثیت مجموعی یہ حادثات ملک کے باشندوں
کو سیاسی یا سماجی طور پر بیدار کرنے میں کامیاب نہیں ہوتے) — اس
کی بڑی وجہ وہ شکست خوردہ ذہنیت ہے جو قومی کردار پر چھا چکی
ہے اور جس کے منحوس سائے میں یہ لوگ سسکتے بلکتے چیختے چلاتے
گزر اوقات کرتے چلے جاتے ہیں مگر ہاتھ پاؤں ہلانے کی تکلیف گوارا نہیں
کرتے اور آزادی کی سخت کوشی پر غلامی کی تن آسانی کو ترجیح دیتے
چلے جاتے ہیں — اس کا لازمی نتیجہ اس انتشار اور سراسیمگی کی
صورت میں ظاہر ہوا جو اودھ پنچ سے پہلے کی تمام فضا پر محیط ہے
(اس فضا میں ایک مٹی ہوئی سلطنت اور ایک لٹی ہوئی بے برگ و بار
سوسائٹی نظر آتی ہے اور ایک ایسی جھنکار سنائی دیتی ہے جو
شکست و ریخت کا لازمی نتیجہ ہے اور جسے اصطلاح عام میں "فریاد"
کہتے ہیں — فریاد کی یہ لے اس دور کے اردو ادب کا بھی امتیازی
نشان ہے اور چونکہ اس دور کا بیشتر ادب شاعرانہ کاوشوں کے سوا اور
کچھ نہیں لہذا اس زمانے کے شعرائے کرام کے اشعار میں قنوطیت
کی موجوں کو متحرک دیکھا جا سکتا ہے) — مگر فضا کی تیرگی اور ماحول
کی یاس انگیز کیفیت کا ایک یہ نتیجہ بھی نظر آتا ہے کہ اس دور میں